مال کو ہبہ کرنا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا باپ اپنی زندگی میں اپنی جائداد دو بیٹوں کو تحفے میں دے سکتا ہے جبکہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں محروم کر دی جائیں۔فوت ہوئے بیٹے کا حصہ اس کی اولاد اور بیوی کو ملے گا یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ انسان اپنی زندگی میں اپنے مال میں تصرّف کا حق رکھتا ہے، لہٰذا وہ کسی کو بھی اپنے مال سے کچھ حصہ ہبہ کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ لیکن یہ ہبہ اگر اولاد کو کرنا ہو تو ان میں عدل اور برابری ضروری ہے بعض کو دینا اور بعض کو ظلم و جور ہے۔ صحیحین میں سیدنا نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ ان کے باپ (بشیر) نے ان کی ماں کے کہنے پر انہیں کچھ مال ہبہ کر دیا، تو ان کی ماں نے کہا کہ اس پر نبی کریم ﷺ کو گواہ بنا لو۔ سیدنا بشیر نے جب نبی کریم ﷺ نے اس کی درخواست کی تو نبی کریم ﷺ نے پوچھا کہ کیا تمہاری کوئی اور اولاد بھی ہے ؟ انہوں نے جواب دیا : جی ہاں ! نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے سب کو اتنا ہی مال ہبہ کیا ہے ؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں ! تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں ظلم پر گواہ نہیں بن سکتا۔ 2۔ اگر کوئی شخص اپنے والدین کی زندگی میں فوت ہو گیا ہو تو وہ اپنے ماں باپ کا وارث نہیں، بلکہ اس کے ماں باپ اس کے وارث ہوں گے۔ کیونکہ وراثت کی شرائط میں سے ہے کہ مؤرث کی وفات کے وقت وارث زندہ ہو۔ البتہ اگر یہ شخص اپنی ماں یا باپ کی وفات کے بعد لیکن ان وراثت کی تقسیم سے پہلے فوت ہو گیا تو اس کا حصہ بھی نکالا جائے جو اس کے ورثا میں تقسیم ہو گا۔ اسے وراثت کی اصطلاح میں مناسخہ کہا جاتا ہے۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ